رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | تار کا پتہ "الفضل" قادیان

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی | قیمت دو پیسے

نمبر ۸	۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء	مطابق	بروز چہار شنبہ	مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

37

قادیان میں جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کی انتہاء

جماعت احمدیہ کی نہایت محبوب و محترم ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کا حملہ

قادیان ۸ جولائی ۔ احراریوں کی سخت اشتعال انگیزیوں کیوجہ سے جس بات کا خطرہ کئی دنوں سے محسوس کیا جا رہا تھا اور جس کا اظہار کھلے الفاظ میں "الفضل" میں اور تحریری طور پر ذمہ وار حکام کے سامنے کیا جا چکا تھا۔ وہ آج شام کے چھ بجے کے قریب ظہور پذیر ہو گیا۔ یعنی جماعت احمدیہ کی ایک نہایت محبوب و محترم ہستی یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر جبکہ آپ دفتر سے اپنے مکان کو بائیسکل پر تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک احراری نے جو سنا گیا ہے۔ کہ وہاں پہلے ہی لاٹھی لئے اسی تاک میں کھڑا تھا۔ لاٹھی سے اچانک حملہ کر دیا۔ لاٹھی کا یہ وار حضرت صاحبزادہ صاحب کے بائیں کولہے پر پڑا۔ اسپر آپ جب سائیکل سے اتر رہے تھے۔ تو اس نے لاٹھی کا دوسرا وار کیا جو آپ کی بائیں کلائی پر پڑا اور پھر حملہ آور وہاں سے بھاگ گیا۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ اسوقت اس جگہ کے ارد گرد اور بھی کئی احراری موجود تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اس واقعہ کے بعد سیدھے پولیس چوکی میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں واقعہ کی رپورٹ درج کرائی۔ اس انتہا درجہ المناک واقعہ کی خبر آگ کی طرح تمام مقامی احمدیوں میں پھیل گئی۔ ہر ایک احمدی پر بجلی کی طرح گری۔ اور سخت کرب و اضطراب کی حالت پیدا ہو گئی۔ لیکن ذمہ وار اصحاب ہر طرح انتظام قائم کئے ہوئے ہیں۔ جماعت کی طرف سے ہز ایکسی لنسی وائسرائے صاحب بہادر۔ گورنر صاحب بہادر پنجاب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو بذریعہ تار اطلاع دیدی گئی ہے۔ مفصل حالات آئندہ لکھے جائیں گے۔

پشاور میں آگ کیونکر لگی!

شہر پشاور کے اس حصہ میں جب خدا تعالیٰ کا غضب آگ کی صورت میں نمودار ہوا۔ جہاں ایک عرصہ سے احمدیوں پر طرح طرح کے مظالم کئے جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ معاندین کی شرارتیں یہاں تک بڑھ چکی تھیں۔ کہ ایک غیر مسلم اخبار "شیر پنجاب" کو لکھنا پڑا۔

"جماعت احمدیہ نے منڈی بیری کے میدان میں دفتر خلافت کے سامنے ایک جلسہ کرنا چاہا۔ تو مجلس خلافت کے غنڈوں نے جلسہ پر پتھر برسائے۔ لیمپ توڑ دیئے۔ سامان درہم برہم کر دیا۔ اور سب سے بڑا غضب یہ کیا۔ کہ چند گدھے اور کتے جلسہ گاہ میں لا کر چھوڑ دیئے۔ بھئی واہ کمال کر دیا۔ جلسوں میں گڑبڑ ڈالنے کی تاریخ میں شیطنت کی بھی یہ پہلی مثال ہے کہ گدھوں اور کتوں کی جماعتیں کسی جلسہ میں گھسیڑ دی جائیں۔ اور شیطنت سوجھی بھی پشاوری خلافتیوں کو"! تو بجائے کہ اس آگ کے عذاب سے عبرت حاصل کی جاتی۔ اور خدا تعالیٰ کے اس قہری نشان کو دیکھ کر معاندین احمدیت کے دلوں میں خشیت اللہ پیدا ہوتی۔ "زمیندار" اور "احسان" نے لکھ دیا۔ کہ یہ آگ احمدیوں نے لگائی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ اس وجہ سے احمدیوں کو گرفتار کر لیا جائے۔

بغیر کسی ثبوت کے احمدیوں پر اس قسم کا الزام لگانا جہاں اس بات کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں کو بڑے سے بڑا جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہیں۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ احمدیت کی تائید میں خدا تعالیٰ نے یہ ایسا واضح نشان دکھایا۔ کہ معاندین کو اس میں احمدیوں کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ حالانکہ اس لحاظ سے احمدیوں کا اس میں کچھ بھی دخل نہ تھا۔ خود "زمیندار" نے اس خوفناک آتشزدگی کی جو تفصیلات شائع کی ہیں۔ ان میں لکھا ہے۔ "چوک تام خان لکڑ منڈی جہاں پر عمارتی لکڑی کی قریباً پچاس ساٹھ دوکانیں تھیں۔ کشن چند نامی کی دوکان کے بالا خانہ پر اچانک آگ لگ گئی۔ جو چشم زدن میں دور تک پھیل گئی"۔ ظاہر ہے کہ کشن چند کے بالاخانہ پر کوئی احمدی نہ رہتا تھا۔ پھر احمدیوں پر آگ لگانے کا الزام لگانا بے ہودگی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔

"آتش کدہ نمرود"

ایک اور بات جو احراری اخبارات نے پشاور کے قہری نشان کی وقعت کم کرنے کے لئے لکھی۔ وہ یہ تھی کہ اس قسم کے حادثات عام طور پر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "زمیندار" (۳ جولائی) نے لکھا۔ "پشاور میں آتش زدگی کے حوادثات اکثر پیش آتے رہتے ہیں۔ پھر اس آتش زدگی کو مرزائیت کی صداقت کا نشان کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے"۔

لیکن عجیب بات ہے۔ کہ خود "زمیندار" کو ہی ایک طرف تو یہ لکھنا پڑا۔ کہ "آتشزدہ رقبہ کی طرف دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آتش کدہ نمرود ہے۔ آج وہ تمام عالیشان اور خوبصورت و سر بفلک عمارتیں جل کر راکھ ہو گئی ہیں۔ اور ہر ایک جگہ سے غبار اٹھ رہے ہیں" (زمیندار ۳ جولائی) اور دوسری طرف تسلیم کرنا پڑا۔ کہ "پشاور میں آتش زدگی کے حوادثات زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہاں مکانات میں لکڑی زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ **لیکن ایسی خوفناک آتشزدگی پشاور میں کبھی واقع نہیں ہوئی تھی**"۔

پس جبکہ حال کا حادثہ بالکل غیر معمولی ہے۔ تو پھر اسے عام حادثات کی ذیل میں کس طرح داخل کیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ظالم طبع لوگوں کو سبق دینے کے لئے یہ غیر معمولی نشان ظاہر ہوا۔ اور مظلوم احمدیوں کی آہیں رنگ لائیں۔ کیونکہ ظالم کبھی پاداش عمل سے نہیں بچ سکتا۔ وہ لوگ جو آج کل ہر جگہ احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ انہیں پشاور اور پھر ایبٹ آباد کے حادثات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ پالم پور میں

(نامہ نگار "الفضل" کا تار)

پالم پور ۸ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل سوا ایک بجے بعد دوپہر پالم پور پہنچ گئے۔ حضرت ام المومنین بخیریت ہیں۔ البتہ صاحبزادہ میاں انور احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

گورداسپور کی عدالتیں

اور

احمدیوں کے مقدمات

قادیان کے ایک ہندو کنج بہاری لال نے جو آجکل احرار کا سرگرم کارکن ہے۔ ہمارے احمدیوں سے کہا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کی مختلف عدالتوں میں جو مقدمات احمدیوں کے خلاف دائر ہیں۔ ان میں دیکھ لینا کہ احمدی ہی ہاریں گے۔

قادیان میں احراریوں نے ایک احمدی کو زخمی کر دیا

۸ جولائی۔ آج پونے تین بجے بعد دوپہر چند احراریوں نے مل کر ایک احمدی خوشی محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب کو بری طرح زدوکوب کیا۔ جس کی وجہ سے ان کے جسم پر متعدد ضربات آئیں۔ خاصکر بائیں آنکھ کے اوپر ایک زخم تو بہت ہی خطرناک ہے۔ ان کے کپڑے پھاڑ دیئے گئے۔ بائیں طرف گردن میں اور بائیں ران میں سخت درد محسوس ہو رہا ہے۔ خوشی محمد صاحب اپنی دوکان پر جو کہ مسجد فضل کے بالکل قریب ہے بیٹھے تھے۔ کہ احمد دین۔ دینار نگریز اور چند دوسرے احراریوں نے ان کو کھینچ کر دوکان سے نیچے گرا دیا۔ اور پھر مارنا شروع کر دیا۔ پولیس میں اس کے متعلق اطلاع دیدی گئی ہے

سشن جج گورداسپور کا فیصلہ

اور

احراریوں کی فتنہ انگیزی

شملہ ۸ جولائی (بذریعہ ڈاک) شملہ میں احراری ٹریکٹ اور اشتہار احمدیت کے خلاف بازار میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اور نہایت ہی اشتعال انگیز آوازوں سے بانٹتے پھرتے ہیں۔ مثلاً "مرزا قادیانی اور شراب" "مرزائیوں کی شکست فاش" "عدالت گورداسپور کا مرزائیت شکن فیصلہ" وغیرہ اور عمال حکومت بدستور خاموش ہیں۔ کوئی انہیں روکنے والا نہیں۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو خود ہی ان کے کا بدلہ دے۔ دل کو انتہائی تکلیف ہے۔ خاکسار عبد الحکیم

احراریوں کی دل آزار تقریریں

قادیان ۸ جولائی۔ گذشتہ رات احراریوں اور بعض ہندوؤں نے پھر اسی جگہ جلسہ کیا۔ جہاں انہوں نے پہلے کیا تھا۔ جس میں ملا عنایت اللہ۔ تاج دین لدھیانوی اور کنج بہاری نے پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان اور مقامی پٹواری کا نام لے کر گالیاں دیں۔ محض اس لئے کہ پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی نے کیوں نقشہ کا مطالبہ کیا۔ اور پٹواری کے کاغذات میں وہ جگہ جس پر احراریوں نے اینٹیں لگائیں۔ کیوں شارع عام اور شاملات دیہہ ہے۔ ان لوگوں نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بیحد اشتعال انگیز تقریریں کیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی تکالیف و مصائب اٹھانے والے

صحابہ کرام پر کفار کے مظالم کی چند دردناک مثالیں

خدا تعالیٰ کے مامورین۔ اور مرسلین کی جماعتیں ہمیشہ مظلومیت میں بڑھیں۔ اور جور و ستم نے ان کی آبیاری کی ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو دنیا میں غیر معمولی مصائب اور مشکلات برداشت کر کے غیر معمولی جانی۔ اور مالی قربانیوں کی مثالیں پیش نہیں کرتے۔ انہیں یہ حق بھی نہیں پہنچتا۔ کہ ساری دنیا سے سربلند کئے جائیں۔ اور سب سے آگے نکل سکیں۔ یہ حق انہی کا ہوتا ہے جو ہر بڑی سے بڑی مصیبت اور تکلیف کا بخندہ پیشانی استقبال کرتے۔ اور مردانہ وار آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ انہیں دشمنوں نے کیا کیا دکھ نہ دیئے۔ ان پر کیا کیا ستم نہ توڑے۔ مگر آج وہ جنہیں اپنی طاقت پر۔ اپنی کثرت پر اور اپنی حکومت پر گھمنڈ تھا۔ اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کمزور اور بے کس پاکر ان پر ظلم و ستم روا رکھنا اپنا حق سمجھتے تھے۔ کہاں ہیں۔ صفحۂ عالم سے اس طرح ان کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ کہ آج ان کا کوئی نام لیوا نظر نہیں آتا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں وہ مظلوم اور ستم رسیدہ انسان جن کو مٹا دینے اور کچل دینے کی انتہائی کوشش کی گئی دین و دنیا میں ستارے بن کر چمک رہے ہیں۔ اور تا قیامت چمکتے رہیں گے۔ یہی نتیجہ ان مظالم اور شدائد کا نکلے گا۔ اور ضرور نکلے گا جو اسوقت جماعت احمدیہ پر مخالفین کیطرف سے کئے جا رہے ہیں۔ پس ہر احمدی جو مصائب اور مشکلات کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ جو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جو دکھ اور تکالیف دیا جا رہا ہے خوش ہو۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے دین و دنیا میں بلند درجات حاصل کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ اور پوری ہمت و استقلال اور صبر و شکر کے ساتھ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے ایسے مواقع روز روز میسر نہیں آسکتے۔ آج سے تیرہ سو سال قبل خدا تعالیٰ کی راہ میں نشانہ ظلم و ستم بننے والوں کی قربانیوں پر نظر رکھو۔ اور وہی صبر و استقلال دکھاؤ۔ جو انہوں نے دکھایا۔

ذیل میں چند اور مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

حضرت ابو فکیہہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو فکیہہ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ کفار ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے۔ یہاں تک کہ وہ مختل الحواس ہو جاتے۔ ایک دن صفوان نے ان کے پاؤں میں رسی باندھ دی۔ اور آدمیوں کو حکم دیا۔ کہ گھسیٹتے ہوئے لے جائیں۔ اور تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیں۔ اتفاق سے راہ میں ایک گبریلا جا رہا تھا۔ صفوان نے کہا۔ کہ نعوذ باللہ "تیرا خدا یہی تو نہیں ہے" بولے میرا اور تیرا خدا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس پر صفوان نے اس زور سے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ کہ معلوم ہوا دم نکل گیا۔ ان کا بے درد بھائی بھی ساتھ تھا۔ اس کو تسکین نہ ہوئی۔ اور کہا۔ کہ اس کو اور اذیت دو

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم "اجیاد" میں مقیم تھے۔ حضرت خالد رضی آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور پوچھا کہ آپ کس چیز کی تعلیم فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ ایک ہے۔ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے۔ تم پتھر کی پرستش کرتے ہو۔ جو نہ سنتا ہے۔ نہ دیکھتا ہے نہ نقصان پہونچا سکتا ہے۔ اور نہ نفع اس کو اس کی بھی خبر نہیں۔ کہ کون اس کی پرستش کرتا ہے۔ اور کون نہیں۔ یہ حق و صداقت بھرے الفاظ اثر کر گئے اور حضرت خالد بن سعید فوراً کلمہ

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ کہتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ باپ نے برا بھلا کہا۔ اور مارا پیٹا۔ بھائیوں کو مجبور کر دیا۔ کہ ان سے ملنے کا قصد بھی نہ کریں۔ اور کہا۔ کہ "تم محمد کی پیروی کرتے ہو۔ حالانکہ تمام قوم ان کے خلاف ہے؟ وہ معبودوں کی اور "اسلاف" کی برائی کرتے ہیں۔ حضرت خالد نے کہا۔ کہ "ہاں خدا کی قسم میں نے ان کی پیروی کرلی" سعید کو اس پر اور بھی غصہ آیا۔ مارا۔ اور کہا۔ کہ جہاں تیرا جی چاہے۔ چلا جا۔ اب میں تجھ کو کھانے کو نہ دوں گا۔ حضرت خالد نے فرمایا۔ اگر تم مجھے کھانا نہ دو گے تو جب تک میں زندہ ہوں۔ اللہ مجھے رزق دے گا۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

"حبش" کے مہاجر جب واپس ہوئے تو حضرت عثمان بن مظعون رضی ولید بن مغیرہ کی امان میں مکہ میں داخل ہوئے۔ آرام سے رہنے لگے۔ مگر جب اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکالیف پر نظر پڑی۔ تو دل ہی دل میں کہا۔ کہ میں ایک مشرک کی امان میں رہ کر مزے کروں۔ اور راہ مولیٰ میں اور مسلمانوں کی طرح مصیبتوں کا سامنا نہ کروں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ یہ سوچ کر آپ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے۔ اور کہا۔ کہ اے ابو عبد شمس! تمہارا عہد پورا ہو گیا۔ اب میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں۔ ولید بن مغیرہ گھبرا اٹھے۔ اور کہا۔ کیوں؟ کسی نے تکلیف دی ہے۔ فرمایا۔ نہیں میں بجز اللہ کے کسی دوسرے کی امان میں نہیں رہنا چاہتا۔ ولید نے کہا۔ کہ اچھا مسجد چل کر امان کو علے الاعلان واپس کرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ مسجد میں جا کر فرمایا میں نے ولید کو باوفا پایا۔ مگر بجز اللہ کی امان کے میں اور کسی کی امان نہیں چاہتا اس کے بعد حضرت عثمان اور ولید بن ربیعہ شاعر ایک روز قریش کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ لبید حاضرین محفل کو اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر پڑھا۔ ؎

الا کل شیءٍ ما خلا اللہ باطل

اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

اس پر حضرت عثمان نے فرمایا۔ کہ سچ کہا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن جب دوسرا مصرعہ پڑھا

وکل نعیم لا محالۃ زائل

اور ہر نعمت قطعی فنا ہو جائیگی

تو اس پر حضرت عثمان بن مظعون کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی۔ اور فرمایا۔ کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ نعیم جنت ہمیشہ باقی رہے گی۔

لبید نے مجمع سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اے اہل قریش۔ تمہارے اہل مجلس کو ایسی تکلیف کبھی نہیں دی گئی۔ یہ بات کب سے پیدا ہو گئی ہے۔ یہ سنکر مجمع میں سے ایک آدمی نے کہا۔ تم ان کی باتوں کا مطلق خیال نہ کرو۔ یہ بھی انہیں احمقوں میں سے ایک احمق ہے۔ جنہوں نے ہمارے دین کو چھوڑ دیا۔ حضرت عثمان بن مظعون نے بھی اس کا جواب دیا۔ باتوں ہی باتوں میں بات بڑھ گئی۔ حضرت عثمان کے مخالف نے ان کی آنکھ میں گھونسہ مارا۔ ولید بن مغیرہ قریب ہی میں کھڑے ہوئے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ حضرت عثمان کو لعنت و ملامت کرنے لگے۔ اور کہا۔ کہ تم ایک محفوظ اور مضبوط امان میں تھے۔ اب مزا چکھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا۔ اللہ کے راستہ میں میری دوسری آنکھ بھی اس کی منتظر ہے۔ ولید نے کہا۔ آؤ۔ پھر امان میں آجاؤ۔ ارشاد فرمایا۔ نہیں مجھے اللہ ہی کی امان پسند ہے۔

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

محض اس خطا پر کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ کہ کفار انہیں سخت تکلیفیں دیتے تھے۔ ہاتھ پیر باندھ کر کانٹے چبھوتے۔ گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹے۔

مسلمان شعب ابی طالب میں

کفار نے دیکھا۔ کہ سختی کے باوجود اسلام کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت حمزہ جیسے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ہیں۔ تو یہ بات طے کی گئی۔ کہ سرور کائنات اور آپ کے خاندان کو محصور کر دیا جائے۔ تمام قبائل نے مل کر معاہدہ کیا کہ جب تک بنی ہاشم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کے لئے ہمارے حوالہ نہ کر دیں۔ اس وقت تک

(۱) کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے قرابت نہ کرے گا (۲) ان کے ہاتھ خرید و فروخت نہ کرے گا۔ (۳) نہ ان سے ملے گا (۴) اور نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا۔ یہ معاہدہ در کعبہ پر آویزاں کر دیا گیا تین سال تک بنی ہاشم نے قید کی زندگی بسر کی۔ یہ قید کا زمانہ بہت ہی سخت گزرا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ رات کو سوکھا ہوا چمڑا ہاتھ آگیا۔ میں نے اس کو پانی سے دھویا پھر آگ پر بھونا اور پانی میں ملا کر کھایا۔ بچے جب بھوک سے روتے تھے۔ اور باہر آواز آتی۔ تو قریش سنکر خوش ہوتے۔ لیکن جو مسلمان شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ انہوں نے سب تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ اور ایک آن کے لئے بھی پائے ثبات کو لغزش نہ ہوئی۔

دختران اسلام کا بےنظیر صبر و استقلال

مرد تو مرد اسلام کے زمانہ مصائب و آلام میں عورتوں نے جس ہمت استقلال اور صبر و شکر کا ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ بھی بے مثال ہے۔ لکھا ہے۔

حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیہ جب مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ تو مشرکین انہیں لوہے کی زرہیں پہناتے۔ دھوپ میں ڈال دیتے۔ کہ شاید اب ایمان چھوڑ بیٹھیں مگر بجائے اس کے کہ سورج کی گرم شعاعیں ان کے اسلامی جوش کو کم کرتیں۔ حرارت ایمانی کو تیز ہی کرتی رہیں۔ آخر ان کو برچھی مار کر شہید کر دیا گیا۔ اسلام میں شہادت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق لکھا ہے جب یہ ایمان لائیں۔ تو ان کے اعزہ و اقارب نے ان کو دھوپ میں لے جا کر کھڑا کر دیا اور ایسی حالت میں روٹی کے ساتھ شہد جیسی گرم چیز کھلاتے۔ مگر پانی نہ پلاتے۔ تین دن گذر گئے تو ظالموں نے کہا۔ کہ جس مذہب پر تم ہو اس کو چھوڑ دو۔ وہ اس قدر بدحواس ہو گئی تھیں کہ ان جملوں کا مطلب نہ سمجھ سکیں۔ لوگوں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر بتایا تو سمجھیں۔ کہ ان کا مقصد توحید سے انکار ہے۔ بولیں خدا کی قسم میں اس عقیدہ پر قائم ہوں۔

یہ مثالیں ہر احمدی مرد و عورت کو اپنے سامنے رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ کہ کیا ہماری تکالیف ان سے زیادہ ہیں۔

تبلیغی رپورٹیں

ممالکِ غیر میں تبلیغِ احمدیت

فلسطین میں تبلیغ

مولانا ابو العطاء صاحب جالندہری مبلغ حیفا ۳ جون ۱۹۳۵ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ رسالہ البشریٰ کا پانچواں نمبر پریس میں جا چکا ہے۔ اپنا پریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہو چکا ہے۔ احمدیہ مسجد کبابیر کے نام ایک زمین وقف کرنے کا مقامی جماعت نے وعدہ کیا ہے۔ جو باقاعدہ مرکزی صدر انجمن کے نام رجسٹری ہو گی۔ تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح ہو رہا ہے۔

امریکہ میں تبلیغ

جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ شکاگو سے ۲۹ مئی کے خط میں لکھتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ Siox City آیا۔ یہاں شامی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ جس نے میرا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ ہر شب جلسے ہوتے رہے۔ اور مجھے احمدیت کی تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ ملتا رہا۔ ان لوگوں نے ہمارے تبلیغی کاموں اور اسلامی خدمات کی بہت تعریف کی۔ رات کا وقت لیکچروں میں اور دن کا وقت لوگوں سے ان کے گھروں پر ملاقاتوں میں صرف ہوتا رہا۔ اسی جگہ سے میں Siox full City گیا وہاں بھی شامی مسلمان آباد ہیں۔ جس روز میں وہاں پہنچا۔ اسی شب ایک جلسہ ہوا۔ جس میں میں نے دنیا میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوے پیش کیا۔ بعد میں دیر تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شہر کے اکثر لوگ میرے مخالف ہو گئے۔ تاہم ایک طبقہ نے میری تائید کی۔ ہمارے دعووں کی صداقت کو تسلیم کیا۔ اور مجھ سے تہذیب اور ملاطفت سے پیش آئے۔ میں نے پریس کے نمائندہ سے بھی ملاقات کی۔ اور مقامی اخبار میں ایک آرٹیکل شائع کیا۔

افریقہ میں تبلیغ

ڈاکٹر فضل الدین صاحب جنجہ افریقہ سے لکھتے ہیں۔ یہاں کے دوست اللہ تعالیٰ کے فضل سے انفرادی اور مجموعی تبلیغ پوری سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ جس کا ملک میں اچھا اثر ہے۔

لال حسین احراری کو سنجیدہ طبقہ میں کوئی پوچھتا نہیں۔ چند ایک جاہل پنجابی اسے لئے پھرتے ہیں۔ شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل یوگنڈا میں مصروف تبلیغ ہیں۔ مقامی اخبارات میں بھی ان کے لیکچروں کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ چار دوست داخل احمدیت ہوئے۔ یوگنڈہ کے دوست بہت ایثار اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔

انگلستان میں تبلیغ

مولوی محمد یار صاحب عارف لنڈن سے لکھتے ہیں۔ کہ پارک میں چار اشخاص سے گفتگو کی۔ اور دو پبلک لیکچر بھی وہاں دیئے۔ Coulsdon کے روٹری کلب میں میں نے لیکچر دیا تھا۔ جو وہاں کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ میر عبد السلام صاحب نے دو دفعہ پارک میں پبلک تقریریں کیں۔ میاں مظفر احمد صاحب بھی انفرادی تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔

سوامی آتمانند کا قبولِ اسلام

۲۰ جون بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر ایک شخص سوامی آتمانند جی نے اسلام قبول کیا۔ ان کے مختصر حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان کے باپ کا نام سوامی ہیرانند ہے۔ جو ننگولہ تحصیل رڑکی ضلع سہارنپور میں مہنت تھے۔ اب ان کا اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ موضع ننگولہ میں ہماری جائداد سے چار ہزار روپیہ سالانہ کی آمد تھی۔ میں شروع میں عیسائی ہوا۔ مشن والوں نے میری تبدیلی سہارنپور کر دی۔ وہاں مجھے ایک احمدی مل گئے۔ انہوں نے مجھے تبلیغ کی۔ میرے خیالات کو تبدیل ہوتے دیکھ کر مشن والوں نے میری تبدیلی رعیہ تحصیل نارووال میں کر دی۔ پچھلے دنوں جب بدوملہی میں مناظرہ ہوا۔ تو میں وہاں موجود تھا۔ وہاں میرے دل پر یہ اثر ہوا۔ کہ سب نے دوسروں پر حملے کئے۔ لیکن احمدیوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور جو دوسروں پر بے جا حملہ کرتا ہے۔ وہ اپنی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ میرے بدوملہی کے چودھری نصر اللہ خان صاحب سے اچھے تعلقات قائم ہو گئے۔ جب میرے خیالات کچھ اور تبدیل ہوئے۔ تو مجھے پھر سہارنپور بھیجا اور پھر بریلی بھیج کر پروفیسر بنا دیا۔ کہ سنسکرت پڑھایا کروں

[illegible]

بگول ضلع گورداسپور میں ایک احراری پیر کی فتنہ پردازی

۱۶ جون موضع بگول ضلع گورداسپور کا ایک غیر احمدی نمبردار مسمی فضل حسین ایک احراری سید دلاور شاہ نامی کو مسانیاں سے اپنے گاؤں لایا۔ اور اس سے علاوہ ۲۰ جون جلال خاں غیر احمدی نمبردار کے مکان پر احمدیت کے خلاف تقریریں کرائیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سخت بدزبانی کی گئی۔ اور موضع کے احمدیوں کے قلوب کو بری طرح مجروح کیا گیا۔ لیکن جماعت نے پورے صبر و استقلال سے کام لیا۔ پیر صاحب کے چلے جانے کے بعد نمبردار فضل حسین اور جلال خاں وغیرہ نے احمدیوں کو دھمکانا شروع کر دیا۔ کہ بیعت چھوڑ کر ہمارے پیر صاحب کی بیعت کرو۔

۲۹ جون کو پھر سید دلاور شاہ آیا۔ اور اس نے پھر دو دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دل آزار تقریریں کیں۔ چوکیدار ولیہ کو جو احمدی ہے۔ دونوں نمبرداروں نے بہت دھمکایا۔ اور کہا کہ تمہارا چوکیدارہ ہم واپس لے لیں گے۔ مگر اس نے کہا مجھے کوئی پروا نہیں۔ خدا رازق ہے۔ آخر ہماری جماعت میں سے محمد ابراہیم صاحب نے شاہ صاحب کو باقاعدہ تحریری طور پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی۔ مگر انہوں نے قبول نہ کی۔ یکم جولائی کو ان کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے اسمٰعیل خان صاحب احمدی نمبردار کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں بعض احمدیوں نے تقریریں کیں۔ اثنائے تقاریر میں فضل حسین نمبردار نے اسمٰعیل خاں نمبردار کو سخت گندی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پھر بعض غیر احمدی لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ کرنے کے لئے دوڑے لیکن چند آدمیوں کے سمجھانے پر رک گئے۔

۲ جولائی کو قادیان سے گیانی واحد حسین صاحب اور حافظ محمد رمضان صاحب کو بغرض تبلیغ بلایا گیا۔ جنہوں نے پر اثر تقریریں کیں۔ غرض جلال خاں نمبردار۔ فضل حسین نمبردار اور بعض دیگر لوگوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف سخت جذبۂ منافرت پھیلا رکھا ہے۔ اور سادہ لوح زمینداروں کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر کے احمدیوں کو باہر کھیتوں میں آتے جاتے دقت کوئی نہ

[illegible]

واقعاتِ عالم پر نظر

۱- اطالیہ و حبش - ۲- چین میں سُرخ خطرہ - ۳- حیدرآباد کا کوتوال

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

یورپ کے سیاسی مطلع پر تکدر میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو خفیہ معاہدہ فرانس و اٹلی کے درمیان ایبی سینیا کے متعلق ہوا تھا۔ جس کی رو سے اٹلی بے خوف و خطر اپنی افواج شمالی افریقہ کی اٹالو - فرینچ سرحد سے ہٹا کر مشرقی افریقہ کے میدانِ جنگ میں بھیج سکتا ہے اور ایبی سینیا سے من مانا سلوک کرنے کا مجاز ہے - اس کو اب ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اور فرانس اس بات کا بھی حامی ہے۔ کہ لیگ آف نیشنز کو اطالیہ و حبش کے معاملہ میں دخل نہیں دینا چاہئے - برطانوی وزارت کو پارلیمنٹ کے ممبروں نے آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ اور اخبارات کہہ رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کی خارجہ پالیسی اب یہ ہے۔ کہ اٹلی و ایبی سینیا میں صلح کرانا ہو۔ تو برطانوی سومالی لینڈ سے ایک ٹکڑا زمین پیش کر دیا جائے۔ امریکہ کو خوش رکھنا ہو۔ تو جزائر غرب الہند ممالک متحدہ کے حوالے کر دیئے جائیں۔ ٹرکی ناراض ہو۔ تو جزیرہ قبرس دید یا جائے۔ جاپان کی خوشنودی مزاج کے لئے چین میں "آزاد ہاتھ" اور ہانگ کانگ نذر کیا جائے۔ فرانس کو ہندوستان بخش دیا جائے۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے تو مسٹر ایڈن وزیر لیگ کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ "عدن" کا علاقہ جو اب ہندوستان سے علیحدہ ہو چکا ہے - اٹلی کے حوالہ کر دیں۔ پھر صلح رہے گی - اس تمام طرزِ عمل سے اور اٹالین اخبارات کے انگلستان کو گالیاں دینے اور راز کی باتوں کو پبلک میں لے آنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ ایبی سینیا کے معاملہ میں اٹلی کی مخالفت کرے گا۔

اٹلی ارٹیریا سے اطالوی سومالی لینڈ تک ایبی سینیا کے دارالحکومت عدیس آبابا کے غرب سے گذار کر یعنی تمام زرخیز علاقہ پر قبضہ کر کے ریل بنانا چاہتی ہے۔ اور جھیل ٹانا کے پانیوں پر قبضہ کر کے سوڈان کو اپنا محتاج بنانے کی فکر میں ہے۔ انگلستان نے شمالی افریقہ میں اپنی ذاتی اغراض محفوظ کرنے کے لئے پہلے اٹلی کو برٹش مشرقی افریقہ سے ۳۶ ہزار مربع میل کا قطعہ جو جیوبالینڈ کہلاتا تھا، دیدیا تھا۔ مگر اب ایسا نہیں ہو گا۔ بلکہ جو زمین صلح کے لئے ایبی سینیا کو پیش کی گئی تھی - وہ صرف ۵۰ میل لمبی اور ۱۵ میل چوڑی تھی - یہ چھوٹا سا قطعہ ایسا تھا - کہ جس میں سے ریل بنا کر ایبی سینیا بحری طاقت بن سکتا - اور اٹلی کا مدمقابل ہوتا - اور بحیرہ عرب و قلزم کے اتصال پر بندرگاہ "زیلا" کا عروج فرینچ "جبوتی" کو نقصان پہونچاتا - اور جبوتی، عدیس آبابا ریلوے کا وجود معرضِ خطر میں پڑ جاتا - اسی لئے مسولینی نے اس کو قبول نہیں کیا - اور انگریزی حکمتِ عملی کو کامیاب نہیں ہونے دیا - ابھی تک ایک کمیشن لیگ کی طرف سے ہیگ میں مصروف تحقیقات ہے - اور وقت گذارنے کے لئے اٹلی بھی چند گواہ بذریعہ ہوائی جہاز اس کمیشن کے سامنے پیش کرنے کے لئے مشرقی افریقہ سے بلا رہا ہے - ایبی سینیا بھی خاموش نہیں - سویڈن - جرمنی اور جاپان سے براہ جبوتی برابر سامان حرب آرہا ہے - اٹلی نے مصر سے کاریگر منگوا کر سڑکیں درست کرانی اور ریل بنانی شروع کی تھی - مگر حکومت مصر نے برطانوی ایما سے اپنے آدمی واپس بلا لئے - اب اٹالین و مقامی مزدور کام کر رہے ہیں - جرمنی و پولینڈ میں مصالحت ہو رہی ہے - یونان کا بادشاہ امروز فردا میں اپنے ملک میں شاہ جارج قسطنطین بنکر حکمران ہونے والا ہے - اور شاہ فرانس جوزف کا ہیپس برگ خاندان اٹلی کی مدد سے آسٹریا کے تخت کو زینت دیگا - اور عجیب نہیں - کہ بوڑھا قیصر ولیم جو رنج و راحت عسر و یسر جنگ و امن میں مشیت الٰہی کو کام کرتے دیکھتا ہے - پھر برلن کے قصر شاہی میں آجائے اور ولیم گراسی دوبارہ قیصری پرچم بلند کرے - اور اطالیہ حبش کی کشمکش دنیا میں نئے تغیرے آئے - جرمنی کے گذشتہ حلیف پھر جمع ہو جائیں - اور اب کی مرتبہ انگریز و امریکہ کی اخلاقی مدد سے عہد شکن اٹلی کو سزا دیں، اور ایبی سینیا نے "کلاگ پیکٹ" جو سابق صدر جمہوریہ امریکہ کے نام پر دنیا میں بحالئے امن کا معاہدہ ہے - کے ماتحت امریکہ سے مداخلت کی درخواست کی ہے - اور یہ درخواست امریکہ کے یوم آزادی کے دن کی گئی ہے - امریکہ نے لیگ کی پشت پناہ بننا ضروری سمجھا ہے - اور ایبی سینیا کو مایوس نہیں کیا - لیگ بھی اس دفعہ اپنی عزت محفوظ کرنے کا تہیہ کر رہی ہے - انگلستان کی کثرت آراء سے لیگ کو ایبی سینیا کے بچانے کا مشورہ دیا گیا ہے - اور یورپ کے قانون دان غور کر رہے ہیں - کہ لیگ جسے انگلستان کے حلیف بعض وقت انگریزوں کا ہتھیار کہدیتے ہیں - نہر سویز کو بند کر دے گی - اور اٹالین بیڑہ اور اٹالین سپاہ پھر حبش کے رحم و کرم پر ہو گی - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اب اٹلی کے بارہ بجیں گے - اور اسلام کے قدیم حلیف کے پوبارہ ہونگے ؂

(۲)

سُرخ خطرہ - چین میں اس قدر نمایاں ہو چکا تھا - روسی اثرات اس قدر بڑھ گئے تھے - کہ حکومت چین محض نانکنگ کے قیدیوں کی سی حیثیت رکھتی تھی - اور صوبہ میں حکمران جنرل مرکز کی پرواہ نہ کرتے تھے - اب سپہ سالار اعظم حکومت چین نے سپاہ کی تنخواہ کا مسئلہ مرکزی حکومت کے خزانہ سے وابستہ کر دیا ہے - سپاہ جہاں سے تنخواہ لے گی - اس کی فرمانبردار ہو گی - اور صوبوں کی حکومت اس طرح کمزور کر دی گئی ہے - اور ساتھ ہی کیانگسی - کینٹن - زیچوان - یونان - کیوچو کے صوبوں کو سرخوں کے وجود سے پاک کر دیا ہے - سپہ سالار اعظم جنرل چیانگ کئی شک کی یہ کامیابی چین کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے - جنوب اور مغرب میں جو کچھ چیانگ نے کیا - جاپانیوں نے صوبہ چہلی میں کر دیا ہے اور سُرخ اثرات کو مٹا دیا ہے - آخری خبر یہ ہے - کہ شنگھائی میں سُرخ جماعتوں کو جاپانی جنگی جہاز کے خوف اور سیاسی رعب سے منتشر کرنے اور غیر قانونی قرار دیئے جانے کا جاپان نے مطالبہ کیا ہے - جس کے عمل میں آجانے پر "سُرخ خطرہ" دیوارِ چین کے اندر و باہر سے اور بحرالکاہل کے کناروں سے دور ہو جائیگا - اس کے ساتھ ہی رُوس نے احتجاجی نوٹ کے بعد مصالحانہ انداز اختیار کیا ہے اور جاپانی نمائندوں سے بذریعہ گفت و شنید شکایات طے ہو جائیں گے - یورپین طاقتیں طاقت و زور کے سامنے جھکتی ہیں - کاش برطانیہ جاپان سے سبق لے - ورنہ اس سلطنت کے دوست کہہ رہے ہیں - کہ انگریزوں کو اب حکومت کرنا بھول گئی ہے - اور "انگریز سے نہ اس کے دوست کو کوئی امید رکھنا چاہئے اور نہ اس کے دشمن کو کوئی خوف" ؂

(۳)

ہم نے نہایت خوشی و مسرت سے سُنا ہے کہ اعلیحضرت بندگانِ عالی شاہ دکن نے نواب رحمت یار جنگ بہادر کوتوال کو ایک سال کی توسیع دی ہے - اور آپ کے استقلال کا سوال درپیش ہے - شاہِ دکن عہدہ کوتوالی حیدرآباد کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تاریخ رشیدالدین خانی کے صفحات ۲۷۷ تا ۳۰۰ پر مندرج ناگوار واقعات کے اعادہ کو روکتے ہیں - اور سُنی کوتوال کے تقرر کا پرانا عہد تازہ فرماتے ہیں -

بیدار مغز شاہ دکن کو یہ سب امور مدنظر تھے - اس لئے جہاں مصلحت شاہی نے ۱۲ سال تک راجہ وینکٹ راما ریڈی کو کوتوال رکھا - وہاں راجہ صاحب موصوف کو ہمیشہ منصرم کوتوال لکھا گیا - ہم حیدرآباد کے باشندوں اور نواب رحمت یار جنگ بہادر کو اس توسیع اور شہر کے انتظامات جدید پر مبارکباد دیتے ہیں - احمدی جماعت صرف انصاف چاہتی اور امید رکھتی ہے - کہ جھوٹ بول کر پبلک کو دھوکہ دیکر رعایا کے جذبات کو بھڑکا کر دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی ہتک کر کے اب کوئی واعظ یا مصنف قانون کے شکنجہ سے نہیں بچ سکیگا ؂

چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید کے بارے میں وعدہ کے وقت اپنے خطوط میں جس عقیدت۔ اخلاص اور محبت کا اظہار احباب کرام نے فرمایا تھا۔ افسوس ہے کہ اسے اخبار میں پیش نہ کیا جا سکا۔ اور اب اس کے لئے گنجائش نہیں۔ تاہم ذیل میں ایک بزرگ کے خط کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ انہوں نے وعدہ کے وقت اپنی مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین کے حضور درخواست کی تھی۔ کہ ایک سو روپیہ کی رقم چندہ تحریک جدید میں تین سال کے اندر داخل کی جائے گی۔ اس پر حضور نے اپنے قلم مبارک سے ان کے نام ایک سال کی رقم ۔/۳۳ ارقام فرمائی۔ جو ادا کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

"باقی رقم جو ایک سو میں سے قابل ادائیگی رہ جائے گی۔ جو باقی دو سالوں کے وعدوں کے نیچے آسکتی ہے۔ گو بعد میں حضور کو نئی تحریک کی ضرورت نہ پڑے تو بھی میری نیت اور ارادہ یہی ہے۔ کہ خدائے پاک کی توفیق سے وہ بھی ضرور ادا کردوں۔ بلکہ اسی سال ادا کردوں۔ تین سال کا وعدہ میں نے اپنی مالی مشکلات اور مالی کمزوری کی وجہ سے کیا تھا۔ دوسرے اس لئے بھی کہ حضور کی بارہا کی تقاریر جو خطبات جمعہ وغیرہ میں پڑھیں۔ ان میں حضور نے صرف دکھلاوے کے وعدوں اور زبانی باتوں سے منع فرمایا۔ اس لئے وعدہ سے میں بہت ہی ڈرتا ہوں۔ اور دل یہی چاہتا ہے۔ کہ بجائے وعدہ کے اگر خاموشی کے ساتھ کوئی رقم ادا ہو جائے تو اچھا ہے۔ کیونکہ وعدہ لکھا کر ادا نہ کرنا گویا اپنی منافقت پر خدا کے علاوہ خلیفہ وقت کو بھی شاہد بنانا ہے۔ اسی لئے یہ نہایت خوفناک صورت اور قلب مومن کے لئے زبردست تازیانہ عبرت ہے۔ اللھم طھر قلبی من النفاق ولسانی من الکذب وعملی من الریاء۔ میرا اپنا حال یہ ہے۔ کہ جب کوئی تحریک چندہ کی ہوتی ہے۔ تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے کہ دل چاہتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپیہ اس وقت ہوں۔ تو چندہ میں دے دئے جائیں۔ لیکن پھر ناچار دعاؤں سے کسر نکالی جاتی ہے۔ کہ خدایا۔ جس قدر لوگ تیری راہ میں تیرے سلسلہ کی امداد کے لئے چندے دے رہے ہیں۔ اور جس قدر ان کے چندوں سے سلسلہ کو فائدہ تیرے نزدیک پہنچ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ فائدہ ہماری دعاؤں سے سلسلہ کو پہنچا۔"

ایک مخلص کے خط کا یہ خلاصہ دیتے ہوئے ان احباب کرام سے جنہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے حضور وعدے کئے ہوئے ہیں۔ مگر اب تک وعدوں کی پوری رقم یا اس کا کچھ حصہ باقی ہے۔ گذارش کی جاتی ہے۔ کہ جلد سے جلد ادا کرکے اپنے اخلاص کا عملی ثبوت دیں۔ چونکہ پہلے سال کے وعدوں کی میعاد صرف ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ہے۔ اس لئے احباب چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد پورے کریں۔

خاکسار:۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ بغداد کا جلسہ میلاد النبی صلعم

۱۶ جون۔ حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب کے مکان پر ۵½ بجے شام بصدارت حاجی صاحب موصوف جلسہ میلاد النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عبد اللہ سکاٹ صاحب (آف گلاسگو) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور محاسن اسلام پر انگریزی میں مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر مرزا فتح محمد صاحب نے اپنا مضمون پڑھا اور قریشی محمد اقبال صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ پر برجستہ تقریر کی۔ خاکسار نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر لیکچر دیا۔ آخر میں صدر محترم نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ حاضرین کی ...

چندہ تحریک جدید اور قرضہ ساٹھ ہزار

جن احباب کرام نے ساٹھ ہزار کی مد قرضہ حسنہ میں روپیہ داخل کر کے ثواب حاصل کیا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خاکسار کی درخواست پر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ نے اس امر کی منظوری دے دی ہے۔ کہ ایسے دوست جن کا روپیہ اس مد میں جمع ہے۔ اور وہ اب اسے چندہ تحریک جدید میں ادا کرنا چاہیں۔ ان کا روپیہ مد قرضہ حسنہ سے چندہ تحریک جدید میں دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایسے دوست اپنا رسیدی سرٹیفکیٹ جو ان کے پاس محفوظ ہے۔ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید میں یا خان صاحب موصوف کی خدمت میں بھجوا دیں۔ پس ایسے احباب کرام کے لئے جن کا روپیہ قرضہ حسنہ ساٹھ ہزار کی مد میں جمع ہے۔ اور وہ اپنا وعدہ چندہ تحریک جدید اب تک اس لئے پورا نہیں کر سکے۔ کہ ان کے پاس روپیہ نہ تھا۔ آسانی ہو گئی ہے۔ کہ وہ اپنا رسیدی سرٹیفکیٹ بھیج کر چندہ تحریک جدید کا سالم وعدہ یا حصہ پورا کرتے ہوئے ثواب حاصل کریں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل فرماویں۔

چونکہ چندہ تحریک جدید کا پہلا سال ختم ہونے میں اب بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔ جن احباب کے ذمہ اب تک وعدہ کی رقم واجب ہے۔ انہیں چاہیئے کہ جلد سے جلد ادا کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنے وعدے بر وقت پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید

علاقہ کوہاٹ کے ایک مخلص پر مخالفین احمدیت کے مظالم

علاقہ کوہاٹ کے ایک گاؤں میانجی خیل میں جماعت احمدیہ کے ایک نہایت ہی مخلص فرد مولوی یحیٰی الدین صاحب رہتے ہیں تبلیغ کا انہیں بے حد شوق ہے اور وہ اس راہ میں متعدد بار مخالفین احمدیت کے ہاتھوں سخت آلام و مصائب کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ ایک وقت علاقہ خٹک میں پیر مانے جاتے تھے۔ مگر قبول احمدیت کی وجہ سے انہیں سخت سے سخت ابتلاؤں کا سامنا ہوا۔ مخالفین نے انہیں ایک دفعہ مار مار کر ادھ مؤا کر دیا۔ ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ جو بعد میں ساری نکلوانی پڑی اور ٹانگ پر ایسا کاری زخم آیا۔ کہ اس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ کے لئے لنگڑے ہو گئے اب معلوم ہوا ہے کہ حال میں پھر ان پر حملہ کیا گیا ہے اور وہ موضع شیخاں میں ایک غیر احمدی کے ہاتھ سے شدید مجروح ہوئے۔ یہ حملہ رات کے وقت بارہ بجے کے قریب ان پر اس وقت کیا گیا۔ جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ اس حملہ میں مولوی صاحب کو ایک زخم سر پر آیا۔ اور ایک چوٹ سینے پر لگی۔ چونکہ موخر الذکر چوٹ سے ان کی حالت زیادہ خراب تھی اس لئے وہ پہلے تیری کے ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اور بعد میں اپنے گاؤں میانجی خیل میں بھیج دئے گئے۔ مولوی صاحب موصوف نے بوجہ رات کی تاریکی کے چونکہ حملہ آور کو نہ پہچانا اس لئے سب انسپکٹر پولیس علاقہ کے سامنے انہوں نے یہی بیان دیا۔ کہ میں نے حملہ آور کو نہیں پہچانا سب انسپکٹر صاحب نے اصرار کیا کہ اگر کسی پر شک ہو۔ تو اس کا نام بتاؤ۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ میں جھوٹ بول کر کسی بے گناہ پر کیوں دعویٰ دائر کروں۔ میں اپنے خالق حقیقی کو کیا جواب دونگا۔ مولوی صاحب موصوف کے سر کا زخم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو چکا ہے۔ اور سینہ کی تکلیف میں بھی کمی ہے۔ احباب اس مخلص اور عالم باعمل ...

دو قابل قدر انگریزی کتب

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے جنہیں خدا تعالیٰ نے تبلیغ احمدیت کا خاص جوش عطا کر رکھا ہے اور جو بے دریغ اپنے اموال اس کے لئے خرچ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ دو کتابیں انگریزی میں شائع کی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام "قرآن مجید اور احادیث سے اقتباسات" Extracts from the Holy Quran and the Traditions) اس کتاب کے سات ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ اور اب اس کا آٹھواں ایڈیشن بہت کچھ اضافہ کے بعد شائع کیا گیا ہے حجم ۲۰۴ صفحات اور قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک معاف۔ اس میں مختلف اسلامی مسائل کو نہایت واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہندو اور عیسائی مذاہب کا اسلام سے موازنہ کر کے اسلامی اصول کی برتری ثابت کی گئی ہے۔ عام مذہبی اور روحانی مسائل پر بھی سیر کن بحث کی گئی ہے۔ غرض کتاب ہر لحاظ سے قابل دید ہے۔

(۲) دوسری کتاب "دنیا کا آئندہ مذہب" (Future religion of the world) ہے۔ جس کے ۸۰ صفحے ہیں۔ اس میں مختلف مذاہب کی کتب سے اقتباس لے کر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جب بھی دنیا گمراہی و ضلالت کے گڑھے میں گر جاتی ہے۔ خدا اس کی ہدایت کے لئے اپنے مامور اور مرسل بھیجتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن شریف اور احادیث سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا یا گیا ہے۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہوگا۔ احباب اس کتاب کو انگریزی دان حلقوں میں تقسیم کر کے تبلیغ کا حق ادا کریں۔ قیمت صرف ۲؍ ہے۔ پانچ روپیہ کی کتابیں خریدنے والوں کو خرچ کرایہ معاف ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ سکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

ایک نو مسلم کے نام میں تبدیلی

مبارک احمد فیولنگ ساکن ۱۳۔ بائی سٹریٹ مڈل سیکس (انگلینڈ) جو اب تک رابرٹ فیولنگ کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یکم جون ۱۹۳۵ء سے انہوں نے سابقہ نام "رابرٹ" کو ترک کر کے "مبارک احمد" اختیار کر لیا ہے۔ اس تبدیلی نام کی باضابطہ منظوری اور تصدیق ہو گئی ہے۔ جیسا کہ ان کی دستاویز مورخہ یکم جون ۱۹۳۵ء سے جو ان کے نام اور مہر سے مصدق ہے ثابت ہے۔ ان کا منشاء ہے۔ کہ اس دستاویز کو سپریم کورٹ اوف جوڈیکیچر کے محکمہ ریکارڈ میں داخل کرا دیویں۔

ایک شیعہ لیکچرار سے سُنّیوں کا افسوسناک سلوک

چند روز ہوئے اہلسنت کی طرف کی رہتک میں پتھر والی جامع مسجد میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ شیعہ فرقہ کے اصحاب نے بھی خواہش ظاہر کی۔ کہ ان کی طرف سے بھی ایک صاحب تقریر کریں گے۔ انہیں اجازت تو دیدی گئی۔ لیکن جب جلسہ شروع ہوا اور ایک شیعہ نوجوان نے تقریر شروع کی۔ تو کچھ دیر بیان کرنے کے بعد مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "درود باواز بلند" مگر مجمع کی طرف سے بہت دھیمی سی آواز آئی۔ انہوں نے پھر کہا۔ "بار دیگر" یہ کہنا تھا کہ ایک صاحب جو یہاں ایک تبلیغی کمیٹی کی روح رواں ہیں۔ اٹھ کھڑے ہوئے اور شیعہ مولوی صاحب کو نہایت سخت لہجہ میں کہا۔ تم خود تو درود پڑھتے نہیں اور ہمیں درود پڑھنے کی تلقین کرتے ہو۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں بھی پڑھ رہا ہوں۔ معترض نے ڈانٹ کر نہایت ہتک آمیز لہجہ میں کہا۔ "آپ کو بھی باواز بلند پڑھنا پڑے گا۔" شیعہ نوجوان نے جب دیکھا۔ کہ مولوی صاحب بلا وجہ اس قدر لال پیلے ہوئے جا رہے ہیں اور اتنے بڑے مجمع میں ایک شخص بھی معترض کو نہیں سمجھاتا۔ تو اس نے کہا "اگر آپ سیرت رسول صلعم پر بھی میری تقریر سننا گوارا نہیں کر سکتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ آوازیں آئیں۔ "بڑی خوشی سے۔ بڑی خوشی سے"! "اگلے روز سنی مسلمان فخریہ کہتے پھرتے تھے۔ کہ ہم اپنی مسجد میں کیا شیعوں کو بولنے دیتے۔"

یہ بات قابل تعجب ہے کہ اس موقعہ پر بڑے بڑے سنی مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چاہتے تو معترض کو خاموش کرا سکتے تھے۔ مگر سب نے چپ سادھی۔ (نامہ نگار)

انڈیا بل کی ترمیم شدہ دفعہ ۲۹۹ کے خلاف احتجاج

نیشنل لیگ ڈیرہ دون کی قراردادیں

نیشنل لیگ ڈیرہ دون کا ایک غیر معمولی اجلاس ۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو زیر صدارت خواجہ غلام نبی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

۱۔ نیشنل لیگ ڈیرہ دون جداگانہ انتخاب کے متعلق گورنمنٹ اوف انڈیا بل کی ترمیم شدہ کلاز کو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں تصور کرتی ہے۔ اور حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اس ترمیم کو ترک کر کے اس خدشے کا جو مسلمانان ہند کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ ازالہ کرے۔ نیز چونکہ یہ ترمیم فرقہ وارانہ فیصلہ کی جڑ پر تبر کے مترادف ہے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سابقہ وعدوں کا پاس کرتی ہوئی دفعہ ۲۹۹ کو اس کی اصلی شکل میں برقرار رکھے۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقول اخبارات حضور وائسرائے بہادر ہند و گورنر بہادر یوپی کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ سکرٹری نیشنل لیگ ڈیرہ دون

جماعت احمدیہ خواص پور (ضلع امرتسر) کی قراردادیں

جماعت احمدیہ خواص پور کا اجلاس ۵ مئی کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ خواص پور کا یہ اجلاس جداگانہ طریق انتخاب اور جداگانہ نیابت کو مسلمانوں کا ایک مسلم اور بنیادی حق سمجھتا ہے۔ اور حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ کی ترمیم کو جس کی رو سے مسلمانان ہند کا یہ بنیادی حق محفوظ نہیں رہتا اڑا دے۔ نیز اپنے سابقہ مواعید کا پورا پورا لحاظ رکھے۔ تاکہ مسلمانوں کے دل میں اس کے متعلق شبہ کے جذبات پیدا نہ ہوں۔

۲۔ پاس ہوا۔ کہ ریزولیوشن بالا کی نقول اخبارات۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے بہادر ہند کو ارسال کی جائیں۔ خاکسار:۔ حبیب اللہ خاں

بیکار موٹر ڈرائیور

جماعت احمدیہ کے بعض افراد جو موٹر ڈرائیوری کے کام سے اچھی طرح واقف اور تجربہ کار ہیں۔ بے کار ہیں۔ جو دوست ان کو کام دلانے میں ہماری امداد کر سکتے ہوں۔ ازراہ مہربانی دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کراچی ۵ رجولائی۔ میرپور سے ایک سنسنی خیز ڈاکہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرکاری خزانہ کے انچارج کے گھر میں ڈاکو چھت پھاڑ کر اندر گھس گئے۔ اور اس کی بندوق۔ کارتوس اور مال و اسباب اٹھا کر لے گئے۔ افسر خزانہ کا نوکر بھی گم ہے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

رگبی ۴ رجولائی۔ فارن منسٹر کے وعدہ کے مطابق مسٹر انتھونی ایڈن کے دورۂ پیرس و روم اور اطالیہ و حبش کے تنازعہ پر مزید روشنی دار العوام میں ڈالی گئی۔ لنڈن اور پیرس ہر دو ممالک میں اٹلی اور حبش کی مشکلات کو محسوس کیا جاتا ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے درمیان اس سلسلہ میں تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔

کوچین ۴ رجولائی۔ اس ہفتہ کے شروع سے یہاں آندھی اور طوفان شدت سے آرہے ہیں۔ اور علاقہ کو بہت نقصان پہونچا ہے۔ جان اور مال کا بھی کافی نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۴ رجولائی۔ آئندہ ہفتہ دار العوام میں ہوائی طاقت میں اضافہ کے متعلق ضمنی تخمینہ جات پیش کئے جائیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سال کے لئے پانچ ملین پونڈ کا اندازہ پیش کیا جائیگا اس رقم سے ایر فورس کی وسعت کے سلسلہ میں ٹیکنکل سامان اور سٹاف کا انتظام کیا جائیگا۔

ایتھنز ۔ ۴ جولائی۔ اسمبلی یونان میں ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ سابق وزیر اعظم یونان کے بغاوت میں حصہ لینے پر سزائے موت کا حکم ان پر صادر کیا گیا ہے۔ اس لئے جو شخص اس کی تعمیل کریگا۔ اس کو دو ہزار پونڈ انعام دیا جائیگا۔

ملتان ۶ رجولائی۔ سر فلپ چٹووڈ کمانڈر انچیف جو کوئٹہ میں تشریف لے گئے تھے۔ آج صبح واپس آگئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کوئٹہ کانفرنس جس میں شرکت کے لئے وہ گئے تھے۔ کامیاب رہی ہے۔ اور کوئٹہ کے مستقبل کے متعلق پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ رجولائی۔ ایسٹ منسٹر ہال میں برٹش ایمپائر کے پچیس آئین سازوں کا اجلاس ہوا۔ مختلف ممالک کے وزراء نو آبادیوں کے پارلیمنٹری منسٹر اور افسران شریک تھے۔ برطانیہ سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مسٹر بالڈون مسٹر میکڈانلڈ اور دیگر وزراء نے مختصر سی تقریریں کیں۔ ہندوستان سے جانیوالے مندوبین کا مسٹر بالڈون نے خاص طور پر خیر مقدم کیا۔

امرتسر۔ پشاور کے ایک سکھ کو جو امرتسر دربار صاحب کے درشن کرنے آیا تھا۔ پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ کیونکہ اس کے قبضہ سے دو سیر افیون برآمد ہوئی

میڈرڈ ۵ جولائی۔ آسٹریا میں گذشتہ اکتوبر کو سوشلسٹوں نے جو بغاوت برپا کی تھی۔ اس سلسلے میں ۵۶ کمیونسٹوں کا کورٹ مارشل کیا گیا۔ انہوں نے ٹیوزن کے اٹھارہ اشخاص کو قتل کر ڈالا تھا۔

نانکن ۵ رجولائی۔ حکومتِ جاپان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شنگھائی میں جس قدر سُرخ چینی ہیں۔ ان کو دبا دیا جائے۔ اور کمیونسٹوں کے ہیڈ کوارٹر کو لوٹ لیا جائے۔ سُرخ چینیوں نے اس مطالبہ کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ جس سے صورت حالات نہایت نازک ہو گئی ہے۔

کراچی ۶ رجولائی۔ آج سی۔ آئی ڈی پولیس نے کراچی کے کھدر بھنڈار پر ایک وقت میں دو چھاپے مارے۔ اور بھگت سنگھ کی تصویروں کے پچیس تھیلے قبضہ میں کر لئے۔

رنگون ۶ رجولائی۔ رنگون کونسل کا آئندہ اجلاس اس وجہ سے دلچسپ ہوگا کہ کونسل اور وزراء کونسل کے خلاف عدم اعتماد کے ریزولیوشن کے نوٹس بہت سے ممبران کی طرف سے دیئے جا چکے ہیں۔ ایک اور ممبر جس نے کہ حال ہی میں کونسل کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ بیان کریگا کہ لیجسلیٹو کونسل کو اپنے آپ پر کوئی بھروسہ نہیں۔

لنڈن ۷ رجولائی۔ سائنور مسولینی اپنے طیارے میں سوار ہو کر اسود یونٹوں کا جائزہ لینے کے لئے جا رہے تھے۔ کہ دوران پرواز میں ان کے طیارے پر بجلی گری۔ جس کی وجہ سے وائرلیس کا آلہ خراب ہو گیا مسولینی نے دوسرے آلہ کے ذریعے تقریر کی۔ جس میں کہا "ہم موجودہ قضیوں کا ہر ممکن طریقہ سے فیصلہ کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اطالوی قوم ہمیشہ سیاہ اقوام پر غالب آتی رہی ہے۔ اور اطالیہ کا ہر فرد ملک کی خاطر جان قربان کر دینے کو تیار ہے"

کانپور ۷ رجولائی۔ گذشتہ شب سٹی کوتوال کے مکان کو بم سے اڑا دینے کی کوشش کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے مکان کی چھت پر ایک بہت بڑا بم پایا گیا۔ ہفتہ رواں میں یہ دوسرا واقعہ ہے۔ کہ کوتوالی سے بم برآمد ہوا۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

لنڈن ۶ رجولائی۔ آج رومانیہ کے وزیر خارجہ کے اعزاز میں مسٹر انتھونی ایڈن کی بیوی نے ایک شاندار دعوت دی۔ مدعوئین میں دار العوام کے بہت سے ممبر بھی تھے۔

لنڈن ۷ رجولائی۔ ابی سینیا کے تنازعہ کے سلسلہ میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ اٹلی پر دباؤ ڈالنے کے لئے نہر سویز میں اس کا داخلہ بند کر دیا جائے۔ اس پر جنیوا میں لیگ آف نیشنز کے ججوں نے غور و خوض کیا۔ تو یہ فیصلہ ہوا۔ کہ کمپنی کسی نبرد آزما قوم کے لئے بھی نہر سویز بند نہ کرے گی۔

وی آنا ۵ رجولائی۔ سٹیٹ کونسل نے حکومت کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔ کہ ہیپسبرگ کی جلاوطنی کے متعلق جو قانون وضع کیا گیا تھا۔ اس کو منسوخ کیا جائے۔ اور شاہ موصوف کو ان کی جاگیر اور جائیداد واپس دی جائے۔ روم میں اس فیصلے کو نہایت احسن خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شاہ موصوف کی مراجعت سے ملک کی آزادی کو اور تقویت پہونچ جائے گی۔ جرمن اخبارات آسٹریا کے اس فیصلے پر خاموش ہیں۔ لیکن ایک سرکاری اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کا ارادہ ملک آسٹریا کے امور میں دخل دینے کا نہیں۔

پونہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزیر ہند کے خلاف دو لاکھ تیس ہزار روپے کے ہرجانے کے دعوے کی یہاں ایک دیوانی عدالت میں سماعت ہو رہی ہے۔ مقدمہ میں مدعی مسٹر اے۔ جی پالتھن سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں۔ مدعی کو ۱۹۲۸ء میں ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ وہ یہ بات پیش کرتے ہیں۔ کہ ان کی برخاستگی کا حکم غلط تھا۔

لنڈن ۳ رجولائی۔ حکومت اٹلی نے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ میں ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

شملہ ۵ رجولائی۔ پنجاب کونسل کے آئندہ منعقد ہونے والے اجلاس کے پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب پہلے چار دنوں سرکاری کام ہوگا۔ اس کے بعد غیر سرکاری۔ آخری تین ایام بھی سرکاری کام کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

کراچی ۵ رجولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وائسرائے کوئٹہ ریلیف فنڈ سے مستقل امداد کا بندوبست کرنے کے لئے بہت جلد ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔

امرتسر ۵ رجولائی۔ کل شام سات بجے ہال بازار میں انجمن خدام المساجد کا اجلاس مسجد شہید گنج کے تنازعہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ بہت سے مولوی شامل ہوئے۔ مغرب کی نماز کے وقت ایک میونسپل کمشنر صاحب نماز ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر واپس آئے۔ تو اجلاس شروع تھا۔ آپ نے غصے میں آکر مولویوں کو پیٹنا شروع کیا۔ کہ مولوی ہوتے ہوئے نماز سے اس قدر بے اعتنا ہیں۔ اس پر مولوی بھی آستینیں چڑھا کر کھڑے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی